# خطۂ ملتان میں گم شدہ ''ہیر'' بازیافت اور تدوینِ متن

نسیم اختر

*"Heer" is not only a folk character of the Punjabi literature, it is also a symbol of the culture, social behaviours and attitudes of this part of the earth, down fall of the socio-political atmosphere and stagnation of the society. The researcher not only finds a forgotten text about this legend character but also traces it through different writers, poets,and suffies. It can be studied through the cultural history of this region. The author also finds the traces of the development of this folklore to know that the Heer is really depicting the customs, livelihood, and the cltural perspective of the story. She believes that the Heer text written by mr. Sobhey Khan given here is the real text found from a reliable calligraphed sorce/script. Sobhey Khan was a resident of Shuja Abad , a town in the region of Multan.*

پنجاب کی دھرتی نے ایک ایسے قصے کو جنم دیا جسے تاریخ کے اوراق بھی فراموش نہ کر سکے۔ وہ قصہ ہے ''**ہیر رانجھے**'' کا اس قصے کے کئی کرداروں نے ایک لیجنڈ کی **شکل** اختیار کر لی ہے۔ اس کے اساطیری کردار آج بھی زندہ ہیں۔ ان کرداروں میں ایک کردار کا نام ''**ہیر**'' ہے یوں تو ''**ہیر**'' ایک نثیا رکا نام ہے مگر یہ نام جب قصے کے اندر تھا تو اس دھرتی کی شناخت، معاشرے کا فرد۔ عہد کی پہچان اور معاشرتی رویوں کی نمائندہ، زوال یافتہ اور جامد سیاسی نظام کی جبریت کے خلاف نبرد آزما لڑکی بن کر سامنے آتا ہے۔ جب یہ نیتی کردار صوفی شاعر بلھے شاہ کے ہاں پہنچا تو اس نے علامتی روپ دھار لیا۔

''منڈو نی مینوں دھیدو رانجھا ہیر نہ آکھو کوئی''

یعنی وہ باندی بن کر رانجھے کی ہستی میں گم ہو جانا چاہتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ ''ہیر'' اپنی ذات کی نفی کر کے رانجھے میں سمانا چاہتی ہے وہ تو پکار پکار کر کہتی ہے۔

”رانجھا رانجھا کردی نی میں آپے رانجھا ہوئی“

بلھے شاہ خود ہی اقرار کرتے ہیں کہ ہیرؔ نے ایک باندی ہو کر کتنا اونچا مقام حاصل کر لیا ہے

بلھا ہیر سلیٹی ویکھو، کتھے جا کھلوئی
جس دے دل میں نیونہہ لگایا او ہو جیہی ہوئی (۱)

شاہ حسین توں ہیرؔ کو یوں تلاش کرتا ہے:

جنگل بیلے پھراں ڈھونڈیدی، رانجھن میرے سنگے
کہیں آئیاں، میرا ڈھول نہ آیا، ہیر گو کے وچ جھنگے (۲)

سچل سرمست کے ہاں تو عشق ’رانجھوؔ‘ کے دل میں چھپا بیٹھا ہے اور ہیرؔ ’رانجھوؔ‘ کے اندر براجمان ہے دونوں کے درمیان من وتو کا فاصلہ ہی نہیں رہا۔

رانجھو تخت ہزارے والا میں تاں ہیر سیال
عشق رانجھو اندر وڑیا، وسر گئی ڈی چال (۳)

خواجہ غلام فرید تو گھر کی بادشاہی تیاگ کر تخت ہزارے سے آنے والے ’رانجھے‘ کو مشورہ دیتے ہیں کہ جب تو نے ہیرؔ کی خاطر اپنے کان پڑوا لئے تو باقی کیا رہ جاتا ہے جب ہیرؔ مل گئی تو شان وشوکت کو لات مار یہی حیات جاوید اں ہے۔

آپے تخت ہزاریوں آیا ہیر سے کارن چاک سڈایا
سٹ کر شوکت شاہی وو یار (۴)

گویا اب ہیرؔ مادی دُنیا سے نکل کر ماورائی شکل اختیار کر گئی تو عام شاعروں نے صوفیائے کرام کی اختیار کردہ علامت پر مہر ثبت کر دی۔ ہیرؔ کے کردار کی اس تفہیم کی خوشبو نے ہر اس ذہن کو متاثر کیا جو حساسیت اور معصومیت سے لبریز تھا۔ چاروں اور پھیلنے والی اس خوشبو سے متاثر ہو کر اُردو کے ممتاز شاعر انشا اللہ خاں انشاء یہ کہنے پر مجبور ہو گئے:

سُنایا رات کو قصہ جو ہیر رانجھے کا
اہل درد کو پنجابیوں نے لوٹ لیا (۵)

وارث شاہ نے اپنی ہیرؔ میں خود یہ تسلیم کیا ہے کہ انہوں نے یہ قصہ تفریح یا تفنن طبع کیلئے نہیں لکھا۔ بلکہ یہ قصہ روح اور قلوب کا مکالمہ ہے۔ ہیر انسان کی ذات کے پیکر کا نام ہے اور رانجھا اس کا خالق و مالک ہے وہ خود کہتا ہے:

ہیر روح تے چاک قلبوت جانو بالناتھ ایہہ پیر بنایا ای
سہتی موت تے جسم ہے یار رانجھا، انہاں دوہاں نے بھیڑ مچایا ای
دُنیا جان ایویں جیویں جھنگ پیکے گور کا لڑا باغ بنایا ای

وارث شاہ میاں بیڑی پار تیری کلمہ پاک زبان تے آیا ای (۶)

اس ضمن میں غلام قادر شاہ بٹالوی نے خوب وضاحت کی ہے:

آپ ہیر تے آپے رانجھن، آپے جو نوں ملکے
آپ مہیں تے آپے ماہی، آپے جھل اوکے
آپے جھنگ تے تخت ہزارہ، آپے بیلے ٹلکے
کہے غلام ایہہ سوئی جانن، جن میراں پکڑے پلکے (۷)

اس قصے کو خطہ ملتان کے بہت سے جید اور عالم فاضل شعرا نے قلم بند کیا ہے۔ جن میں اللہ بخش خادم، چراغ اعوان، علی حیدر ملتانی، حمل لغاری، نور الدین مسکین، سید جلال حکیم، احمد بخش غافل، نورن گدائی، غلام رسول انصاری، محمد مٹھا، مولانا عبید اللہ ملتانی، کریم بخش واصل، روشن، عبدالکریم، غافل گرمانی، میراں شاہ، محمد اصغر علی اور محمد راجن شاہ۔ لیکن جس شاعر کے قلمی نسخے کی بازیافت ہوئی ہے۔ اس کے کلام کا ذکر تو ڈسٹرکٹ ملتان گزیٹر میں آتا ہے مگر کلام دستیاب نہ تھا۔ اس کا نام سوبھے خاں ہے۔

شہر کی تعلیمی روشنی سے دور دیہات کی کسمپرسی تو انائی میں اپنے کاندھوں پر زندگی کا بوجھ اٹھانے والا فی البدیہہ گو شاعر سوبھے خاں شجاع آباد کے قصبہ ناجے والا کا رہنے والا تھا۔ یہ قصبہ شجاع آباد اور جلال پور پیر والا کے درمیان واقع ہے۔ جہاں خواندگی کی روشنی کم اور ان پڑھتا کا اندھیرا زیادہ تھا۔ اس اندھیرے میں سوبھے خاں اپنی شاعری کی جداگانہ شمع جلا رہا تھا۔ ملتان ڈسٹرکٹ گزیٹر کے مطابق سوبھے خاں ۱۸۱۰ء میں پیدا ہوا اور وہ ۱۸۷۰ء میں اس جہانِ فانی سے کوچ کر گیا۔ (۸) اس طرح انہوں نے ساٹھ برس تک شاعری کی جوت جگائی۔

ماسٹر سکھ رام شجاع آبادی نے اپنے مقالے **"شجاع آباد دا جہان گوئی"** میں سوبھے خاں کو 'سوجھے' لکھا ہے (۹) جو درست نہیں ہے۔ کیونکہ 'سوبھ اور سوبھا'' دونوں ہندی کے لفظ ہیں جس کے معنی ہیں خوبصورت، زیبائش، خوبی وغیرہ جبکہ 'سوجھ'' کے معانی ہیں بین، باجہ وغیرہ (۱۰)۔ شجاع آباد کے علاوہ ضلع ملتان کے قدیم شاعروں میں 'سوجھے خاں'' کا نام کا کوئی شاعر نہیں ہوا۔ ہاں 'سوبھے خاں' ضرور ہے جس کا ہم تذکرہ کر رہے ہیں۔

سوبھے خاں کے شاعر ہونے کا تذکرہ سب سے پہلے ملتان ڈسٹرکٹ گزیٹر ۱۹۰۱ء میں آیا۔ اس سے قبل کسی تذکرے، مخطوطات، ملفوظات یا تاریخ کی کسی کتاب میں ان کا نام تو ملتا ہے مگر ان کا کلام دستیاب نہیں ہوا۔

ماسٹر سکھ رام شجاع آبادی نے لکھا ہے کہ سوبھے خاں فی البدیہہ گو شاعر تھا (۱۱) مگر حیرت کی بات ہے کہ اگر وہ اتنی فی البدیہہ اشعار کہتا تھا تو سوائے ایک 'وار'' اور قصہ 'ہیر رانجھا'' کے اس کا اور کوئی کلام نہیں ملتا۔ نہ ہی اس بارے میں کہیں تذکرہ دستیاب ہے۔ اس کا یہ بھی کہنا درست نہیں کہ سوبھے خاں تھوڑا بہت خواندہ بھی تھا۔ اگر سکھ رام شجاع آبادی کی یہ بات تسلیم کر بھی لی جائے۔ تو اس کی مزید کوئی تحریر یا قلمی یا طبع شدہ چیز دستیاب ضرور ہوتی۔ یا اس کے خاندان کے افراد جو اس وقت حیات ہیں اس بارے میں کچھ روشنی ڈالتے۔ البتہ مولوی نور احمد خاں فریدی نے اپنے ایک مضمون میں صرف اتنا لکھا ہے کہ 'سوبھے خاں نہ صرف ان پڑھ تھا بلکہ کم عقل بھی تھا اور اپنی روزمرہ زندگی میں بھی ناکام تھا۔ مگر حافظہ بہت تیز تھا۔ جو شعر ایک مرتبہ کہہ لیتا تا دیر یاد رکھتا۔ (۱۲)

مولوی نور احمد فریدیؔ نے بیک وقت دو متضاد باتیں لکھی ہیں۔ ایک طرف تو یہ لکھتے ہیں کہ وہ کم عقل تھا۔ دوسری جانب تیز حافظہ رکھنے والا بھی کہتے ہیں۔ اگر وہ کم عقل تھا تو پھر شعر کیسے موزوں کر لیتا تھا۔ بہر حال بحث یہ نہیں ہے کہ وہ کم عقل تھا یا عقل مند۔ بات یہ چل رہی تھی کہ سوبھے خاں شعر کہتا تھا۔ پروفیسر شوکت مغل نے اسی ضمن میں ایک نئی بات کہی ہے۔ وہ لکھتے ہیں ''سوبھے خاں ان پڑھ ہونے کے ساتھ ساتھ ''صاحب حال'' اور مجذوب بھی تھا۔ عام حالت میں وہ شعر نہ کہتا تھا۔ بلکہ جب ان پر کیفیت طاری ہوتی تو اس وقت مراقبے کی حالت میں جب سر اٹھاتا تو شعر کہنے شروع کر دیتا''۔ (۱۳) ہمیں اس بات سے اتفاق نہیں۔ اول تو پروفیسر شوکت مغل نے بغیر کسی حوالے کے یہ بات کہی ہے دوسرے یہ کہ مجذوب تو اللہ تعالیٰ کے انوار عالیہ میں گم ہوتا ہے اس کا ظاہری یا مادی دُنیا سے رابطہ ٹوٹ چکا ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں انسان کا شعور پس منظر میں چلا جاتا ہے اور باطنی حواس عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس شاعر کی شعوری قوت شعر کی آمد کے وقت وظیفہ خوار ہوتی ہے تو وہ شعر کہتا ہے مجذوب کا ادیب یا شاعر ہونا بے معنی بات ہے۔ ہاں ''صاحب حال'' کی کیفیت اور طرح کی ہوتی ہے۔ جب اس پر حال کی کیفیت طاری ہوتی ہے تو اس کے ظاہری حواس معطل ہو جاتے ہیں اور حواسِ لطیفہ کام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جب وہ اس کیفیت سے باہر آتا ہے تو پھر ظاہری حواس متحرک ہوتے ہیں اور شعور کام کرنا شروع کر دیتا ہے۔ مگر اس کے شعور پر انوارات الٰہیا کے اثرات مرتب ہوتے رہتے ہیں۔ اس کی گفتگو، لکھنے، پڑھنے اور کام کاج گویا ہر فعل میں یہ اثرات ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ سوبھے خاں اگر صاحب حال ہوتا تو اس کی شاعری میں کہیں نہ کہیں یہ اثرات کا سایہ تو نظر آتا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سوبھے خاں نارمل عقل و شعور کا مالک تھا۔ اسکی حسی قوت بہت زیادہ تھی اور مشاہدہ بہت گہرا تھا۔ اسی لئے تو انہوں نے اشعار موزوں کیے۔

ماسٹر سکھ رام مُجاج آبادی اور مولوی نور احمد فریدیؔ دونوں اپنے اپنے مقالوں میں اس بارے میں متفق ہیں کہ سوبھے خاں نے ہیر کا قصہ اپنے ایک دوست ''میراں شاہ'' کے کہنے پر لکھا (۱۴)۔ ماسٹر سکھ رام نے تو مزید وضاحت کی ہے کہ میراں شاہ نے پہلے سوبھے خاں کو ''ہیر'' کا سارا قصہ کہہ سُنایا۔ تو سوبھے خاں نے سن کر اسکو شعروں کی لڑی میں پرویا (۱۵)

سوبھے خاں کی ''ہیر'' کے تقریباً ۱۱۸ شعر ہیں جب کہ مولوی نور احمد خاں فریدیؔ کے مطابق اس قصے کے کل ۶۲ بند ہیں۔

پروفیسر شوکت مغل نے اپنی کتاب ''ملتان دیاں واراں'' میں سوبھے خاں کی ''ہیر'' کے صرف چار بند دیئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے یہ بند نذر محمد خاں (نعت خواں) سے سن کر لکھے ہیں جبکہ نذر خاں کا کہنا ہے کہ اس نے یہ چاروں بند اپنے والد قادر بخش سے سُنے تھے جو سوبھے خاں کا شاگرد تھا (۱۶)

یہاں یہ بات الجھن پیدا کرتی ہے کہ سوبھے خاں ۱۸۱۰ء میں پیدا ہوا اور ۱۸۷۰ء میں وفات پائی۔ جبکہ غلام قادر نے بقول پروفیسر شوکت مغل ۱۹۷۹ء میں اس دُنیا سے کوچ کیا۔ غلام قادر خاں کی عمر اگر سو سال مان بھی لی جائے تو اسکی پیدائش ۱۸۷۹ء بنتی ہے دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہوا کہ سوبھے خاں کی وفات کے ۹ برس بعد غلام قادر خاں پیدا ہوئے اس طرح وہ سوبھے خاں کا شاگرد کیسے ہو سکتا ہے۔ خیر یہ بحث بھی ہمارے موضوع سے ہٹ کر ہے۔

ذیل میں ہم سوبھے خاں کی ''ہیر'' کا مکمل متن درج کر رہے ہیں۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ ہم نے یہ اشعار یوں کے توں درج کیے ہیں جیسے ہمیں قلمی بیاض سے ملے مولوی نور احمد خاں فریدیؔ کا کہنا بالکل درست ہے کہ ایک صدی سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد شاعر کا

کلام سینہ بہ سینہ چلتے چلتے اپنی اصل صورت کھو بیٹھا ہے۔ حشو وزائد نے شعروں کے اوزان کو بگاڑ دیا ہے۔ ردیف قافیہ تبدیل ہو گیا ہے اور دکھ تو اس بات کا ہے کہ شعر و شاعری کا ذوق نہ رکھنے والوں نے اپنی مرضی سے اشعار کی ترتیب بدل دی۔ اس طرح سوبھے خاں کی ''ہیر'' تسلسل کھو بیٹھی۔ (۱۷) تاہم بیاض میں جس شکل وصورت میں درج تھی ویسی ہی پیش کیا جا رہا ہے۔

اس بات کا ذکر بھی ضروری ہے کہ پروفیسر شوکت مغل نے اپنی کتاب میں جو چار بند درج کئے ہیں اُن میں دو بند سوبھے خاں کی ''ہیر'' میں درج ہی نہیں ہیں۔ یا تو وہ الحاقی ہیں۔ یا وہ قلمی بیاض کی تحریر میں نہیں آ ئے۔ باقی دو بند کم وبیش فرق کے ساتھ شامل ہیں۔

## ہیر سوبھے خاں (مکمل متن)

۱۔ عاشق تھی گزرے بن آگے پچھے کیں نہ توڑ نبھائی
یوسف کان زلیخا رب کوں رو فریاد سنائی
۲۔ سسّی ہوت بنوں دے پچھوں، تھل وچ موئی تریائی
شریں کارن فرہاد کوں، تقدیر پہاڑ چٹائی
۳۔ حجھت پے ڈانڈ سوہاڑے مجنوں ''سم '' کھوہے دی چائی
سوہنی جگی مہینوال جُولیندی اوں کوں مچھیاں کنوں کھوائی
۴۔ نازک عشق کتا میفل خاکی مرد خدائی
نال پری دے نسبت اُمدی قادر قلم چلائی
۵۔ لیلا جام چنیسر دا سر مٹکیاں نال وتائی
جھل وڈاں گیا شیخ لی مصری کارن بائی
۶۔ چکوی دے چکوے کوں ناں جھگڑیندن عمر لنگھائی
عشق مجازی صاحباں دا جتیں مرزا کفر مرائی
۷۔ کوئل مائل مہینہ اُتے سر چوٹی چاک رکھائی
آ پتنگ شمع دوں جلائے سر ڈیون آشنائی
۸۔ پپی وچ سمندراں دے شوہ کان رہے تریائی
وانگوں چندر چکور دے جہاں مست محبت لائی
۹۔ ابج کوئی ہمراہ نہ تھیسیا سوہا باجھوں فضل خدائی

## ہیر دا سراپا

۱۰۔ قصہ ہیر تے رانجھن دا کر مصنف نواں ڈکھالے
چوچک ناں سیال منیدا جھنگ مگھیانے چالے
۱۱۔ زمیندار قدیمی ہا او راندہا شہر وچالے
ہیر اوندی بیٹی ہے جیندی سار ای سندھ حوالے
۱۲۔ سے باسیاں دے اگوں اجوں ہن خدمت والے
کل چھوٹی اج وڈی دائی ، کھیر کھنڈوں وچ پالے
۱۳۔ پئی آن بلوغت کوں چا گرد نگاہاں بھالے
نور اتوں بھل سوہ وکھی جیندے سر دے بشیر کالے
۱۴۔ نیں جیندے کفر وسنی کرن ہنج مارن ڈنگ اوبالے
پینگھاں جھوٹے ہیر سونہانڑی کل سہیلیاں نالے
۱۵۔ سیر کرے دریا نواں دے ناں پڑے تھیسی حوالے
لیکھ دے وچ سیکھ دھنیں جو میہ رانجھن دا پالے
۱۶۔ پکا شعر نہ آکھیو سوبھا مصنف جوڑی گن رسالے

## دائی کی

۱۷۔ آن مکان کی والا ہس پچھدا رانجھن آیا
میں مہمان مسافر کوں اج قسمت آن نکالا
۱۸۔ عرشوں وچھلی دھاں کڈھی جیکوں چوں یاراں رنگ لایا
سن دائی حیران تھئی پھر رانجھن کول بلوایا
۱۹۔ ہیں وت کون، کتھوں تو آندیں کھت پئی ہما جالیا
لعل لباں وچوں کر چٹے جداں مرد ملوک الایا

۴۰۔ آکھس وطن تخت ہزارا میڈا قسمت اے ملک ڈکھایا
زیارت ہم مدینے دی جے دل بخت بھڑایا

اس بات سے متاثر ہو کر دائی بکی رانجھے کی خدمت کرنے لگتی ہے۔

۴۱۔ کھنڈوں نال پتاشے جھولے بھر بھر جام پلایا
قلیہ تے پلا فالودہ کھاناں ترت پکایا

## ہیر تے اُہدی ماں وچکار سوال جواب

۴۲۔ پچھدی ہے ما ہیر کنوں پھر گوشے بہہ سمجھایا
سمتی بھی آرام گیو تیں گھر کنوں چت چایا
۴۳۔ چاک پچھوں اسی خاک تھیوں تیں ہیر دا بھرم وکایا
چوچک باپ کیتو شرمندہ ویر پٹھان بچایا
۴۴۔ سوبھا ہیر کوئی منٹس بھالھ ایہا جو ہیر وسدا ہمسایہ
۴۵۔ ہیر صاف جواب ڈتا اماں کوڑ کرو تدبیراں
روز میاج ڈہاڑے لکھی منی پو فقیراں
۴۶۔ چاک دا دانگ لیو ہے میکوں ایہا آمر تقدیراں
نہ لکسم پاند کھیڑے دا توڑے سے کرو تدبیراں
۴۷۔ سوبھا کئی نہ منی ہیر توڑے ماکر کر رہی تقریراں

## ہیر نوں سہیلیاں دا سمجھانا

۴۸۔ ہیر ڈہوں سہلیاں آئیں کر کے گئے وڈائی
زل کھیڈیاں کھیر پیوسے چنگی عمر نبھائی

۲۹۔ چا رضی کر سیالاں کوں خوش ہووی پیو تے مائی
چاک دا فراق لے گئی کیا کیتو عقل دانائی
۳۰۔ نہ کوئی اسدا خویش قبیلہ نہ کوئی بھینی نہ بھائی
پا ہیں میل گھتیندا دھوئیں بیٹھیں رین لنگھائی
۳۱۔ بھوری لوئی رس سوہڑے دے نہ کوئی پوشاک ہنڈائی
سوبھا ہر کوئی متیں ڈے رہی پر ہیر نہ منی کائی

## ہیر دا جواب

۳۲۔ بولی نال سہلیاں دے ایہو ہیر سخن الایا
کھیڑا بھیڑا ذات ویڑا چاک توں کھول سکھایا
۳۳۔ او دن خالی نہیں وا لڈیا
لبے عشق سیالیں نابا کتا ہیر نواں نہیں لایا
۳۴۔ رانجھی ڈھیم حضور کنوں نہ گلہ کرو اجایا
جو کجھ حال سیالاں دا ہیر سارا گئی ستایا
۳۵۔ گلے سو کھٹیئی بد کوجھا جیں ڈیہہ روز حشر دا آیا
سوبھا بھولے بھن بگیاں ول سیاں کر کوشش دا سایہ

## شہر دے قاضی دی نصیحت

۳۶۔ ہیر کوں سمجھاون آیا پھیر قاضی جھنگ شہر دا
نام نشان عظیم وڈا تیڈے چوچک باپ مہر دا
۳۷۔ لج پال سارے پروار دی باعمل شرم رہیو سردا
نال الاول کھیڑے دی بہہ ملاں نیکی کردا
۳۸۔ میں کو ہیں زمینداری اودی نت نسی گھر زردا
سبق ڈے پڑھائیم نیکوں پئی کوئی بھوم بشر دا

۳۹۔ جیوڑے منکر تھتے اُستاد کنوں وِنج لہسن عذاب قبر دا
سوبھا قاضی کیتیاں بہوں نصیحتاں جو کجھ بانہ ہنر دا

## ہیر دا قاضی نوں جواب

۴۰۔ قاضی نال جواب کرے کر ہیر طبع جھکائی
مسلمیں ہوئی ہاں دین محمدؐ دی ہاں سچے پاک لپائی
۴۱۔ رہساں وچ ادب دے پوری جاۓ حق خدائی
تھتے نکاح دلیں دے سودے جیں ڈِسہہ خالق خلقت خلقی آئی
۴۲۔ جبرائیل گواہ تھیا سُکم میکائیل بنائی
کل ملائک وچ متابت حوراں جج سوہائی
۴۳۔ قاضیا ہیں قضا اتے نہ جائیں راز الہٰی
تکھن وڈھی لج لا نۂ متاں فتوے رہی نہ کائی
۴۴۔ سوبھا ہیر تے رانجھن اتے حضوروں توڑ کنوں اشنائی

## جنج دی آمد

۴۵۔ جنج سجے ساھے شادی کھیڑے سامان کریندے
سکے سکے کوں مٹولیا کھیڑیاں اناج پوہیندے
۴۶۔ وچ بھراواں بھائیاں دے او ہر کوں کانڈھے ڈیندے
شادی طبل آوازہ ہا بجے واج ترت کھڑیندے
۴۷۔ دھیاں دھیاں کرن دمامے نال ترٹا ہیں رلیندے
ڈھولک نال رکھائیے چھیئے دکنیاں کھڑے وجیندے
۴۸۔ پنجواں آیا ترٹی دی خدمت مشل طفلک اتیندے
بک بجے دے عتاد کنوں پراہیں پے ڈھول کھڑیندے

۴۹۔ ڈالاں مرد کرن پے خوشیاں آبوں ویلاں ڈیندے
پی شراب تھیون پے کھوے کچیاں نچیندے
۵۰۔ سانگیاں سُر لائی اتھاں دے طبلے نال کریندے
مجریاں ، رو تارے ڈھنڈیں ناد فقیر سنیندے
۵۱۔ مسریانٔ الغرزے بجھے بیاں کھڑے پھوکیندے
سرادی ساز طنبورہ ہا سب اندر راز رکھیندے
۵۲۔ ہا مرچنگ مجھاں دا دشمن تھی ہلاک وجیندے
ہجوں کھیڈیاں جج جڑھائی سامان سبھو کر چیندے
۵۳۔ کھسی لوہد فراقیاں اٹے کھڑن او مٹک چھکیندے
چہل لبوال پھکھی فقیراں ڈھالے آون اٹھیندے
۵۴۔ تیرہاں تالیاں نال کرن پچے نقلاں نٹ کریندے
ڈوم ڈوال سبھے لچے لوری آون کئی بیت اکھیندے
۵۵۔ ڈھاڈی نال کرہالے سارے پیڑھیاں پڑھ سنوہندے
ہے ہتھ ناٹک انصاف جھاندے پتلیاں پے کھڈیندے
۵۶۔ رنگو رنگ بناون چہرے ہر بولی بلوبندے
سوبھا وچ درگاہ دلبائی (۲۶) کھیڈے بازی جان ہریندے

## جج داسوانگ

۵۷۔ بچے آن شتابی ، کھیڈیاں جھنگ وچ جج وڈائی
تماش بین خلق بے پایاں الٹ پئی ہرکائی

## آتش بازی

۵۸۔ آتش بازی کھنڈ جگی، مہتاب کیتی روشنائی
چھکیاں کھڑیاں ہوائیں تاں پانجے ودن خلق بجائی

۵۹۔ چیکھے سبز ے چادراں جو باغ کھڑے رنگ لائی
پھل جھڑیے منارے چھکے تاں سم ونجے لار رسائی
۶۰۔ آ سیال تھئے متوجہ جج کھیڑیاں دی آئی
کٹھوں نال پھڑیاں ہن ماچے ناجاہ گونو گوں بنائی
۶۱۔ وتھرے آن پلنگ نمالیچے فرق و فرق ڈوہائی
ڈھونڈیں ہار کمہار گیا تھاں ہر جنس اتھ آئی

## بھانڈے

۶۲۔ گھا گھریں نال چونے گھڑے ہتھ لوٹے لکائی
آب خورے استاوے ڈولے سرنک بہوں بنائی

## کھاون دیاں شیواں

۶۳۔ کئی خاشے کئی راشے چا تدبیر سیال پھڑائی
کھانے وچ نکالے پورے نائی رسو پکائی
۶۴۔ قلیہ تے پلا فالودہ یخنی کھنڈ مٹھائی
حلوے دے نال تحریمل کھچڑی رہی اجائی

## کاے

۶۵۔ کوتانہ رہے چلھے تے تکڑا کردا بہوں کمائی
نونیاں نال بٹھاریاں ہاریاں وارے نہ آون کائی
۶۶۔ بیتے نان اتھاں دے کر دیاں مکھنی سیخ پکائی
کانجھے سب سیالیں ماجھے ہر کوں روٹی آئی
۶۷۔ سوبھا رات ایہا سرمیل والی چا غم وچ ہیر لبھائی

## مرداں دا جشن

۶۸۔ ول سیالے سمالے کھیڑیاں آن کچہری لائی
آندی وہجے باہندھی خلقت بیٹھی فرش وچھائی
۶۹۔ ڈِنکھی کان تماشے دے پھر الٹ آئی ہرکائی
کچیاں دے کھاڑے ہر جا لگے جا پچائی
۷۰۔ راتیں شمع بالن شودے پے قہر وچ نائی
سارے پلے دی پشوازاں گل وچ کنجریاں زیب ٹھہائی
۷۱۔ کلمالے دے پھلوائے مچھلیاں ' والیاں راند رسائی
تک آتے تھ بولا بھلے چام کلی چپکائی
۷۲۔ نال ہوئیاں جڑیے جھابے خوب کنجریاں لکائی
اتھیں کنگنی پانچیاں سوہروں چھلے کرن لڑائی
۷۳۔ تویت بدن نال پیت کیتی وچ ہن پپتان سلائی
سوہرے بدھ کچی پیاں کنجریاں تھی مخلوق اکاہی
۷۴۔ چلاتریاں وچ چیلاں دے پھر وحشی کمند چڑھائی
وزیرے نال نچاوت سنگی دیندن ماز رلائی
۷۵۔ وقت سجان آواز کرن ایویں ہوندے قلم اکاہی
ہر منگتا رج ریہا کھیڑیاں دولت کی نہ کائی
۷۶۔ سوبھا حق ملسی حقداراں کوں ہے کوڑی کرن کمائی

## سوقیاں دا جشن

۷۷۔ ڈھولک نال رکھائی ہے کھیڑیاں آن جھمر دے کھڑدیاں
گانے خوب بجاون بانے کھتیاں کنجریاں زیور دیاں
۷۸۔ سر دے پوچھنی خوب زری دے چھلکیاں بوئیں عطر دیاں
آون زلفہ کھنڈاری تاں پیا ناگ واگوں ڈنگ لڑ دیاں

۷۹۔ پیریں نورے لائن ٹھنکورے ناز بھوں وچ کر دیاں
سٹن بانہہ الارن جھوں سی آون نگار دیاں

۸۰۔ بجھے چکن نال کنوں کی ہن استاد ہنر دیاں
راناں کھیڈ چھوڑیونے سبھے چیڑھیاں ہن جھمر دیاں

۸۱۔ خوشیاں کر چکیلیاں پاون وانگ جھنبیری پھردیاں
پوہنچ مار سناون لوکاں ناہ ناہ آون کر دیاں

۸۲۔ بک جنگھ نال مریندیاں لتر چیاں آون چھڑدیاں
لوڈی نال مریندیاں ہتو بھاکھیں سیاں شرم دیاں

## نکاح دی رسم

۸۳۔ گزری رات رہی وچ باقی جا کوئی پہر سوایا
سون سوتر کرن کوں نا پھر لوگ زمانہ آیا

۸۴۔ ماسیاں پھپھیاں دائیاں آئیاں ہیر کوں پہنایا
بانہیں نال رلی جی بانہیں چوئی پھل جڑایا

۸۵۔ چمک سونے دی دھمک ڈتی واہ چوئی چینک لایا
بازو بند کمند جڑیا' انوٹ بھوں ٹھہایا

۸۶۔ واہ سوتی واہ پیہہ سوبھلے بدن تعویذ سہایا
سولی مہندی' سرخی' شنگرف عطر جیش منگوایا

۸۷۔ ہار سنگار آون تھن تجوں ہیر زلہل بگال پایا
تے ناگ ماہی دی سانگ میکوں کھیڑا کھول سکھایا

۸۸۔ جیندیں کتنا نہ ڈیہاں رانجھا سے ملک الموت بچایا
وقت اسحور ظہور تھیا پھر ملاں کو منگوایا

۸۹۔ مکتا یا الاول کو وچ مسند آن بہلایا
ڈو گواہ وکیل مقرر شرع اینویں فرمایا

۹۰۔ کاں بوچھی دے ہیر کنوں اتھاں وچ وکیل بلایا
توں کر منظور الاول کوں تقریر سنگی منوایا
۹۱۔ تھی رنگ کنوں بے رنگ چلے اتھ دلدا رڈ نہ آیا
آن سلام دیو نے مجلس جلد وکیل بلایا
۹۲۔ ڈتی رضا وکیل گواہاں چٹ تے کوڑ الایا
سوبھا ہیر کنوں تدبیر جگی تقدیر نبھ بھڑایا

## ہیر دے جہیز دا سامان

۹۳۔ وچ حضور بھرانواندے آ چوچک ڈاج کھنڈائے
بیوڑ تریوڑ چولیاں چکیاں سب کجھ نال سگائے
۹۴۔ چھل ٹوٹن گل تگرش بوداں دیرے دال منگوائے
ستوگل دے ست بھکڑوے بک دانی واہ استاد بنائے
۹۵۔ چھیڈکاں نال بوچھی سے ڈورے واہ واہ پاند جوڑائے
ساوے پیلے چھڑیاں خوب جڑھویاں چھینے لائے
۹۶۔ کیسریاں سے سوہے پوتڑے تجوں چندر بدھائے
آغا بانی ململ خاصے بے حد آل انائے
۹۷۔ لٹھے آن کیتو نیں کٹھے تاں بوچھی جگ ناتی آئے
لنگیاں نال تصیلے ریشم کسیاں کسب بھڑائے
۹۸۔ چپے دی ذات پڑاتی کپڑے نہیں گنتی وچ آئے
سوبھا ہیر انگوں منظور نہیں چپے ڈیون ڈاج لیجائے

## رانجھا جوگی دے بھیس

۹۹۔ ول جواب کیتا میاں رانجھی معطی آکھ سنیسوں
نال حکم حق تعالیٰ دے ہر مرضاں صحیح کریسوں

۱۰۰۔ بھاں سوکل بدن دیاں ساریاں ہر اک رنگ سدھیسوں
جیکوں عمل نہ تھیندا ہوئی لکھ تعویذ پئیسوں

۱۰۱۔ جیں مرد دے مہر دی تھائی نہ ہوئی پڑھ کلام دمیسوں
واہ ، ڈوا تے لی چھالی کوں منکے خوب چلیسوں

۱۰۲۔ ہانجے گھن نار دی کوں کئی بوٹیاں جھول ہلیسوں
ساوے پیلے پردھے لگے پر گنڈھیاں نال گنڈھیسوں

۱۰۳۔ ہر دی پیڑ تاثیر بدن دی ہر ہک درد ونجیسوں
ڈھدری سدڑی وان دی دھڑی تتی دار ولیسوں

۱۰۴۔ سوبھا ہے نیت میاں رانجھن دی ونج کے حج کریسوں

## سپ دیاں قسماں

۱۰۵۔ ماتریں نال اللہ رانجھن کھیڑے نال رڈالے
ذاتیں سپ سنجاناں میں بھی ہر ناگاں دے چالے

۱۰۶۔ ازکر تاہیر وچ روہیاندے کئی ورلے آن ڈکھالے
وا سنگیس ، پدم ، سنگھ چوڑ چرھیا' مشکی ناگ ہن کالے

۱۰۷۔ نیلا' پیلا تے زرد دہا ساڑے درخت سیالے
کوڑ کنڈ' کوریڈی وی ہن بھاگے ناگ چتالے

۱۰۸۔ اسی کھپی برا جتامہ بچے دم رکھے زہر وچالے
سوبھا کران متابت رانجھن دی ول مہریاں مرد سنبھالے

## کھوڑیاں دیاں قسماں

۱۰۹۔ وہر ہوئی تیار کھیڑیاں دی پیا وکارا پھردا
کنک نال تیار سنھوبا جو قصبات شہردا

۱۱۰۔ رنگ پور توں اوہ نکل چڑھے جیویں تمن ڈے لشکر دا
کرن ہنکار چڑھا دڑ گھوڑے جوں کڑکار کپر دا

۱۱۱۔ بور سمندر برنجے نکرے کر دے ناچ مہر دا
کہا کمیت تے ابلخ تازی وانگے باز اڈر دا

۱۱۲۔ بچ کلاں تے صوفی چینی قدم نیاز وچ ٹردا
مرد اسوار ڈیوڑھ سے خیراں ہک کنوں ہک چڑھدا

۱۱۳۔ ہر اتے لال دوشالے تاں بنھ لنگیاں پیچ کردا
ڈھالیں نال کماناں برچھے کھیڈن گرز ہنر دا

(آگے ایک ورق افتادہ ہے)

## ہیر دا قاضی نوں جواب

۱۱۴۔ چھیکڑ ہیر الائی تاں سم ڈٹھس ویندا سارا
بی بی مر تی قاضیا ہر تے وجیا سوت نقارا

۱۱۵۔ سوڑی سائی سٹ گھتیا کوئی نہ چلیا چارا
ہر تے پوہن وڈا تر گناہ دے اتھاں دھوں اندھارا

۱۱۶۔ رشوت کھا نہ قاضیا متاں پیا لڑ جیں بارا
اسی ظاہر کتابی مسلے اٹھسی عالم سارا

۱۱۷۔ کھوٹا کھرا پیا پر کھیسی آپ سنارا
تیرے تے خورشید آسی و دوزخ دا بھڑکارا

۱۱۸۔ وچ شفیع امت دا ضامن حضرت نبیؐ سوہارا
سنی کر سخن ہیر دے قاضی چا نروار وسارا

۱۱۹۔ سوبھا قاضی ٹھپ کتاباں رکھیاں کپڑے گیس پیارا

## حواشی

۱۔ نذیر احمد سید، ڈاکٹر، (مرتب)، ''کلام بلھے شاہ''، لاہور، پیکیجز لمیٹڈ، ۱۹۶۷ء، ص۔۳۸

۲۔ انعام الحق جاوید، ڈاکٹر، (مرتب)، ''پاکستانی زبانوں کے صوفی شعراء''، اسلام آباد، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، ۲۰۰۸ء، ص۔۵۹

۳۔ محمد اسلم رسول پوری، (مرتب)، ''منتخب سرائیکی کلام سچل سرمست''، ملتان، بزم ثقافت ۱۹۷۷ء، ص۔۸۷

۴۔ محمد آصف خاں، (مرتب)، ''آکھیا خواجہ فرید نے''، لاہور، پنجابی ادبی بورڈ، ۱۹۹۴ء، ص۔۱۳۱

۵۔ وقار انبالوی، ''سیر دا نوں نکلا پن''، مطبوعہ پنج دریا، لاہور، جمیل روڈ، ۱۹۶۹ء، ص۔

۶۔ محمد شریف صابر، (مرتب)، ''سیر وارث شاہ''، لاہور، وارث میموریل کمیٹی محکمہ اطلاعات، ۱۹۸۵ء، ص۔۲۱۲

۷۔ علی عباس جلالپوری، (مرتب)، ''مقامات وارث شاہ''، لاہور، تخلیقات ٹمپل روڈ، ۱۹۹۹ء، ص۔۹۹

۸۔ گورنمنٹ پنجاب (مرتب) ''ملتان ڈسٹرکٹ گزیٹیئر''، (انگریزی)، لاہور، ۱۹۰۱ء، ص۔۱۶۲

۹۔ سکھ رام شجاع آبادی، ''پر یواز'' شجاع آباد دا مہان کری مشمولہ ماہنامہ، لدھیانہ، سوتا نگر (گورمکھی) ۱۹۵۰ء، ص۔۷

۱۰۔ راؤ اصغر، راجہ جیسوں، ''ہندی اُردو لغت''، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان ۱۹۹۸ء، ص۔۳۲۳

۱۱۔ سکھ رام شجاع آبادی، ''پر یواز'' شجاع آباد دا مہان کری مشمولہ ماہنامہ، لدھیانہ، سوتا نگر (گورمکھی) ۱۹۵۰ء، ص۔۷

۱۲۔ شوکت مغل، پروفیسر، ''ملتان دیاں واراں''، ملتان، سرائیکی ادبی بورڈ، ۱۹۹۴ء، ص۔۲۱۵

۱۳۔ ایضاً ص۔۲۱۵

۱۴۔ سکھ رام شجاع آبادی، ''پر یواز'' شجاع آباد دا مہان کری مشمولہ ماہنامہ، لدھیانہ، سوتا نگر (گورمکھی) ۱۹۵۰ء، ص۔۱۶

۱۵۔ عزیز الرحمن، ایک گمنام شاعر مشمولہ ماہنامہ ''العزیز'' بہاولپور، ملتانی گیٹ ۱۹۴۳ء، ص۔۱۷

۱۶۔ شوکت مغل، پروفیسر، ''ملتان دیاں واراں''، ملتان سرائیکی ادبی بورڈ، ۱۹۹۴ء، ص۔۲۰۷

۱۷۔ نور احمد فریدی، مولوی، ''تاریخ ملتان''، ملتان، ناشر زکا لونی، ص۔